

خطبات احرار

خطباتِ احرار

جلد اوّل

مرتبہ

شورش کاشمیری

حالی پبلشنگ ہاؤس - دہلی

HALI PUBLISHING HOUSE
DELHI

مکتبہ احرار لاہور

بار اوّل

(مارچ ۱۹۴۴ء)

قیمت

دو روپے

مکتبہ احرار لاہور

(چودھری) خدا اللہ بھٹہ نے اتحاد پریس بل روڈ سے طبع کرا کر مکتبہ احرار لاہور سے
شائع کیا

جغرافیائی حدود میں بند رہ کر اپنی عافیت کی خیر کب تک مناتے رہیں گے۔ موت مغرب کی وادیوں میں بھیانک منہ کھولے کھڑی ہے اور اب متحارب گروہوں میں تقسیم ہو کر ایک دوسرے پر آگ اُگلنے کے لئے طیار ہے۔ انفرادی غلامی دور ہو گئی۔ لیکن غلام قوموں کی تقسیم پر یہ جھگڑا رہے۔ اہل مغرب کے لئے ایشیا اور افریقہ کی قومیں مال واملاک سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں۔ ہمیں دعا مانگنی چاہئے کہ اقوام مغرب کا اسی طرح دماغی توازن ابھی بگڑا رہے۔ جنگ ہو تو خدا کرے مدت تک ترازو کے تول تلی رہے شکاری آپس میں لڑیں۔ تب تو شکار ان کے ہاتھ سے نکلے جنگ اب اٹل ہے اور فضائے مبرم کی طرح یورپ کو گھیرے میں لے رہی ہے غلام ہندوستان کی طرح اقوام مغلوب موقعہ کو غنیمت جانیں الگ الگ جدوجہد نہ کریں۔ بلکہ بر اعظم کو ملک تصور کر کے غلامی سے آزاد ہونے کی مشترکہ جدوجہد کریں

غلامستان میں پاکستان

میری قوم دل سے سوچتی اور دماغ سے محسوس کرتی ہے۔ اسی لئے گاڑی سے پیچھے گھوڑا جوت کر سیاسی سفر کو نکلتی ہے۔ وطن عزیز اور دنیائے اسلام کی غلامی کا تقاضا یہ ہے کہ ہندوستان اور دنیائے اسلام کو الگ الگ نہیں۔ بلکہ ایک غلامستان سمجھ کر قسمت آزمائی کی جائے لیکن قومی بوجھ بجھکڑ ایسے حال میں شمالی ہند کو پاکستان بنا رہے ہیں۔ جب کہ خاک پاک عرب دائمی غلامی کے اندیشوں سے خالی نہیں۔

ربع صدی تک علیحدہ انتخاب کو ہم نے اسلامیان ہند کے لئے نعمت کہا۔

اس کے لئے ایک دنیا کو غلام بنایا۔ لیکن آپ کے قول کے مطابق اس خوشگوار خواب کی تعبیر ہندو کی غلامی ہوتی۔ سوچ لو پاکستان کی تحریک بھی برطانوی جھانسہ ہی نہ ہو۔ تم جو غلامی میں شمالی ہند کی نئی ریاست کے رئیس بننا چاہتے ہو۔ یہ سوچو اس الجھاؤ میں پڑ کر قریبی جنگ میں کسی اور اسلامی ملک کی غلامی کا باعث تو نہ بن جاؤ گے۔ مجھے ڈر ہے کہ تاریخ اس حقیقت کو دہرا رہی ہے کہ برطانوی استعمار کو جب شدید ضرورت ہوتی ہے۔ تو وہ مسلمانوں کے سامنے نئے سے نئے آرزوؤں کا خلد نما منظر پیش کر کے اسے وعدوں کے سراب میں پھنسا دیتا ہے جب کام نکل جاتا ہے تو بے حقیقت قلی کی طرح ہر وعدے کے جواب میں اس کے حصہ اسفل پر ایک لات رسید کر کے کہتا ہے۔ جا دُور ہو جا۔

پاکستان کی تحریک مکانی لحاظ سے نہیں بلکہ زمانی لحاظ سے شر انگیز ہے قوموں کے سر پر قیامت کی گھڑی کھڑی ہے مجھے حقیقی پاکستان کی فکر ہے۔ نئی آزمائشوں سے مل کر نکل لیں۔ اس کے بعد ممکن ہے ہندو سیاسیین خود ہی سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہ دیکھیں۔ کہ سیاسی مصلحتوں کی بنا پر شمالی ہند کو ایک مضبوط اسلامی ریاست بنانے میں ممد و معاون ہوں۔ یا تو آزاد ہند کو ایران، افغانستان پر کامل اعتماد کرنا پڑے گا۔ ورنہ آزاد اسلامی ممالک کے درمیان ایک آزاد خطہ کی حد فاصل قائم کرنی پڑے گی۔ سنہ ۱۹۰۴ء میں دیوتا سروپ بھائی پرمانند اسی ذہن کو لے کر اُٹھے تھے۔ ہندو انڈیا اور مسلم انڈیا کے تخیل کا اول پروردگار یہی ہندو ہے۔ آجکل کے پاکستانی اسی ہندوانہ ذہن کی پیداوار ہیں۔ بھائی جی کو بدھائی دو۔ کہ ان کے مسلمان متبعین پیدا ہو گئے۔ مسلمان کا خوف ان کے تصور کی بنیاد۔ ہندو کا ڈر اس تحریک کا

باعث۔ البتہ آزاد ہندوستان کی تقسیم طبعی ضرورتوں کی بنا پر ہونی چاہیئے۔ آنیوالی نسلوں کے فرائض ان پر چھوڑیں۔ ہندوستان اور دنیائے اسلام کی آزادی کے دن قریب لا کر ہم اپنا فرض ادا کریں۔ پاکستان کی خواہشات کو لے کر انگریز کے پاس جاؤ وہ خوش قسمتی پر ناز کرے گا کہ تم لعل کے عوض کوئلے لینے آئے ہو کہے گا تم جنگ میں میری مدد کرو میں تمہاری مدد کروں گا بس مجھے بھرتی دو۔ اور اپنی بات مجھ سے منوالو۔ خود ہی سوچ کر لیا گیا اور دیا گیا۔ اس نازک اور اہم دور میں انگریز کے پاس کسی چھوٹی آرزو کا لے جانا وطن عزیز کی آزادی اور دنیائے اسلام کے سود و بہبود کو ارزاں فروخت کرنا ہے۔ سارے غلامستان یعنی ہندوستان اور دنیائے اسلام کی آزادی سے کم کسی معاملہ پر انگریز سے گفتگو مسلمان کے وطنی اور مذہبی تصورات کی توہین ہے

سرحدی پالیسی

سرحد میں کانگریسی وزارت صوبہ کی عدیم النظیر قربانیوں کا قدرتی نتیجہ ہے یہ کاروان آزادی کی اول منزل ہے۔ اس مقام پر جوش کے بجائے ہوش کانگریسی افسروں کا راہنما ہے۔ تو مناسب ہے۔ اس صوبہ میں کانگریسی وزارت کی ہر دلعزیزی درحقیقت کانگریس کی ہندوستان کے مسلمانوں میں ہر دلعزیزی کے مترادف ہے۔ اس لئے یہاں کے وزرا کا احتیاط کے دامن کو ہاتھ سے چھوڑنا مسلمانوں میں آزادی کی روح کو فنا کرنا ہے۔ صوبہ سرحد کے اندرونی نظم ونسق کی جانچ پڑتال باہر بیٹھے شخص کا کام نہیں البتہ اس وزارت کے عمومی ذہن کا تجزیہ کرنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

سرحدی حکومتیں دوگونہ عذاب میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اندرونی انتظام کی دیکھ بھال

پاکستان کے خیالی حدود میں پھیلانے اور اس کا اقتدار جمانے کے لئے بے تاب ہوں گے کانگریس اور لیگ کی سرمایہ دارانہ کشمکش میں غریب کا بھلا ہے۔ زنہار! کسی کے طرفدار نہ ہونا۔ بلکہ ان کی اس جنگ زرگری کی طوالت کے لئے دعا مانگنا اور اس کے نہ ختم ہونے کی آرزو کرنا۔ سرمایہ دار جب تک آپس میں دو دو ہاتھ دکھاتے رہیں گے تب تک غریبوں کی گلوخلاصی رہے گی۔ احرار دوستو! جنگ تک کے اس سیاسی جمود وتعطل کے زمانے کو غنیمت جانو اور جماعت کے نظام کو اور مضبوط کرو! لیگ اور کانگریس کی جنگ دو سرمایہ دار طبقات کی جنگ ہے اس سے دامن بچاؤ۔

پروگرام پر نگاہ رکھو

انتہا درجہ کے تنگ دل اور متعصب فرقہ پرست تمہیں فرقہ پرست کہیں گے، ان کی پروا نہ کرو۔ کتوں کو بھونکتا چھوڑو۔ کاروان احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو۔ احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں، نہ کانگرسی کا اکھنڈ ہندوستان ہے بلکہ وہ سرزمین ہے جہاں —!

۱۔ سوسائٹی میں درجے نہ ہوں۔ بلکہ انسانیت ایک درجہ ہو۔ احرار کا وطن وہ ہے جہاں کوئی اچھوت نہ ہو۔ جہاں انسانوں کو ذلیل سمجھنے والے ذلیل سمجھے جائیں۔

۲۔ جہاں غریبوں کو لوٹنے والے لوٹ لئے جائیں۔ اور لوگوں کو کام پر لگا کر ان کی ضرورتوں کے مطابق معیشت مہیا ہو۔

۳۔ جہاں ہر کوئی اپنے مذہب اور اپنی تہذیب کے مطابق ترقی کرنے میں آزاد ہو۔

۴۔ جہاں نظام حکومت کامل مساوات پر قائم ہو اور جہاں سرمایہ دار نظام کی طرح

قانون غریب کو چکی میں نہ پیس سکے اور امیر قانون پر حکومت نہ کر سکے

جب تک اقلیت و اکثریت کا موجودہ مفہوم نہ بدلے گا۔ ملک میں امن قائم نہ ہوگا لیگ کا طرز عمل کانگرس کی موجودہ روش اور سرمایہ دار ذہن کے پیش نظر حق بجانب ہے۔ جمعیۃ العلماء کے سب سے بڑے ذمہ دار شخص کے خطبہ کو دوبارہ پڑھ کر قیاس کرو کہ ایسی تنگدل اکثریت کی غلامی کا جوا کون قبول کرے۔ پھر بھلا پاکستان میں یہی ہندو اکثریت اقلیت میں کیسے مطمئن رہ سکتی ہے خدا کرے کہ نہ کانگرسی سرمایہ دار اپنی وضع بدلے اور نہ لیگی سرمایہ دار اپنی ضد چھوڑے۔ کانگرسی سرمایہ دار احرار سے فضول امید رکھتا ہے۔ کہ ہم پاکستانی مسلمان کی اٹھ کر کمر ہمت توڑیں اور اس طرح سرمایہ داری کے پاکھنڈ ہندوستان کا راستہ کانگرس کے لئے صاف کر دیں احرار دوستو! اپنے ایمان کو مضبوط رکھو! جماعت کی وفاداری کو مقدم سمجھو، کوئی تمہیں سرمایہ دار لیگ کا ایجنٹ بن کر لیگ کی طرف بلائے گا۔ کوئی سرمایہ دار کانگرس کا ایجنٹ کانگرس کی دعوت دے گا۔ سب کی سن کر جماعت سے وفادار رہو سرمایہ داری کے خطرے کو پہچانو۔ غریبوں کو سرمایہ داروں کی غلامی سے بچاؤ۔ انسانیت کو چھوت کی لعنت سے نجات دلاؤ۔

کسی جماعت کا نام لو جس پر شہید گنج کا زمانہ گزرا ہو۔ اور وہ قائم رہی ہو۔ ہماری جماعتی وفاداری نے وہ مشکل آسان کی۔ ہم میں اب کون ہے جو انگلستان کی مزدور پارٹی کے جنم داتا اور مسلمہ لیڈر مسٹر رامزے میکڈانلڈ کی طرح آخری عمر میں وزارت کے لالچ میں جماعت سے غداری کرے گا اور انگلستان کی لیبر پارٹی کی طرح احرار کو فنا کرے گا دشمن کی یہ توقعات فضول ہیں۔ احرار بڑھنے والی طاقت ہیں وہ کانگرس اور لیگ سے

بے نیاز ہو کر بڑھے گی۔ ہاں جماعتوں میں معاہدہ ہو سکتا ہے۔ مگر ہم غریبوں سے غداری کر کے سرمایہ داری کے نظام کو قبول نہ کریں گے ہم مسلمانوں کی حکومت کے خواہاں نہیں بلکہ خدا کی حکومت چاہتے ہیں جس میں لوگ آسودہ ہوں۔ ہر شخص کو عدل و انصاف ملے۔ وہ عدل و انصاف نہیں جواب موجود ہے۔ بلکہ وہ جس کی بنیاد عرب کے یتیم نے ڈالی، حکومت خدا کی، مخلوق خدا کی نہ کوئی چھوت نہ چھات۔ بلکہ کامل سیاسی اور اقتصادی مساوات ہو لکھو! خدا کا یہ قانون سب قوانین سے بلند ہے آؤ! اس کے لئے قربانیاں کرنا سیکھیں اور خدا کی خوشنودی حاصل کریں۔

پاکستانی بھی سن لے۔ اکھنڈ ہندوستانی بھی سن لے۔ ہم احرار ہیں۔ صرف اس کے طرفدار ہیں۔ جو خدا کی حکومت قائم کرے۔ جہاں ہندو مسلمان آرام پائیں۔ جہاں دُنیا امرا کی جنت اور غریب کا دوزخ نہ بنی رہے۔ بلکہ قوم کی دولت پر افراد کا یکساں حق ہو۔ سوسائٹی میں درجے نہ ہوں۔ انسانیت ایک درجہ ہو۔ ہمیں پاکستان اور اکھنڈ ہندوستان کے دام فریب میں نہ پھنساؤ۔ بلکہ احرار کی سیدھی بات کا سیدھا جواب دو ٭